ختمِ نبوّت کا بیان کرنے والا
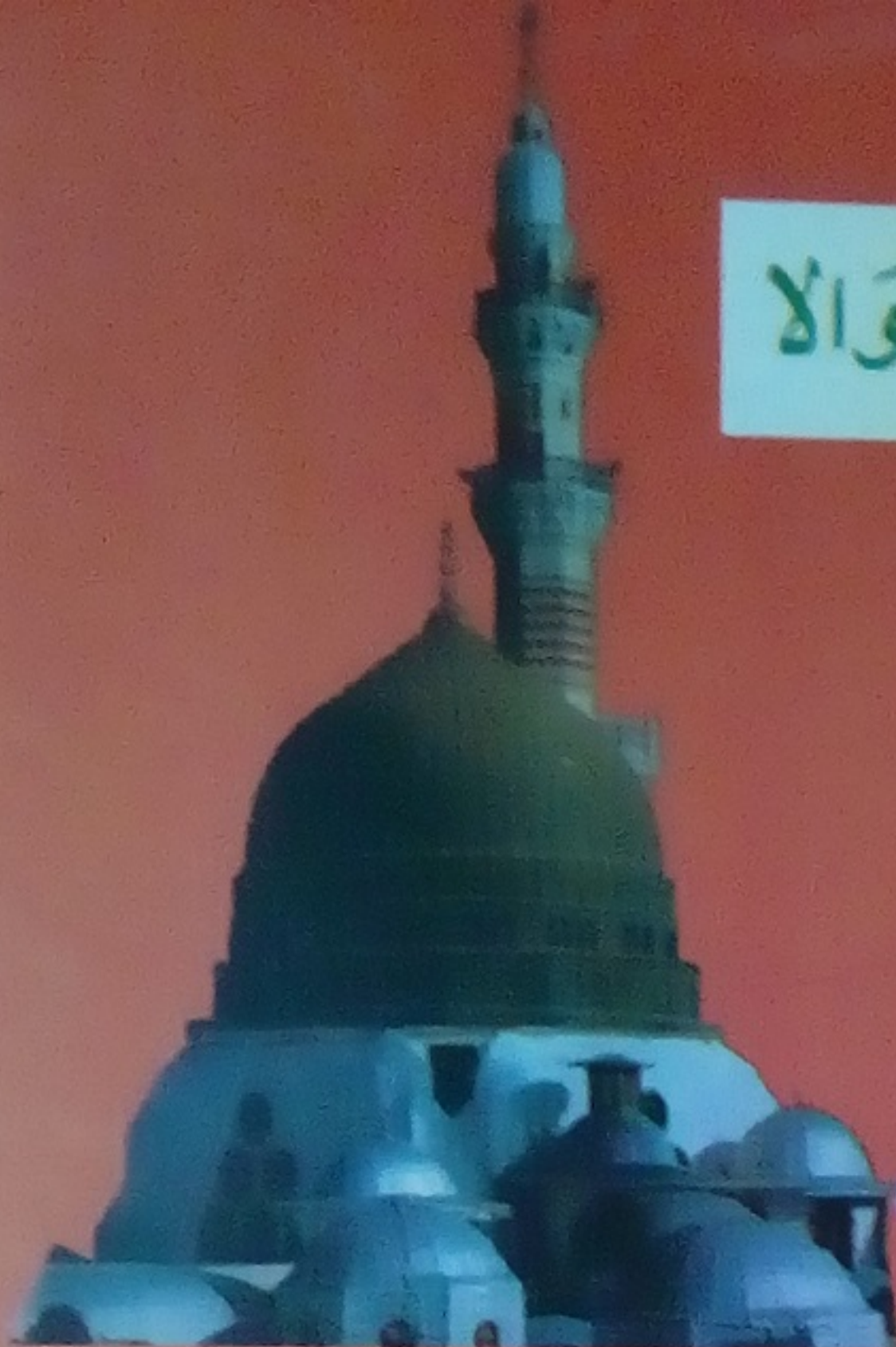
اَلْمُبِین خَتْمُ النَّبِیِّین

شیخ الاسلام والمسلمین اعلحضرت امام اہلسنت

الحافظ القاری المفتی محمد احمد رضا خان صاحب

فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کتاب کا نام	اَلْمُبِیْن خَتْمُ النَّبِیِّیْن ۱۳۲۶ھ
تحریر مبارک	اعلحضرت امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ
تعداد	گیارہ سو (1100)
طباعت	۲۲ جمادی الآخر ۱۴۱۹ھ بمطابق 14 اکتوبر 1998
ہدیہ	
ناشر	برکاتی پبلشرز کراچی

همدانی ذخیرہ کتب

ملنے کے پتے

برکاتی پبلشرز	پہلی منزل نیک محمد بلڈنگ مولجی اسٹریٹ کھارادار کراچی۔
ضیاء الدین پبلشرز	شہید مسجد کھارادار کراچی۔
مکتبہ قاسمیہ برکاتیہ	دار العلوم احسن البرکات شاہراہ مفتی خلیل احمد برکاتی حیدر آباد

02 1006

رسالہ

المبین ختم النبیین

مسئلہ: از بہار شریف محلہ قلعہ مدرسہ فیض رسول' مرسلہ مولوی ابو طاہر نبی بخش صاحب ۱۸ ربیع الاول شریف ۲۶ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً

امابعد! بست و پنجم ماہ ربیع الاوّل ۲۶ھ شب سہ شنبہ کو مولوی سجاد حسین و مولوی مبارک حسین صاحب مدرسین مدرسہ اسلامیہ بہار کے طلباء تعلیم دادہ وعظ میں فرماتے تھے کہ خاتم النّبیین میں "النّبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے' جب دوسرے روز مسجد چوک میں مولوی ابراہیم صاحب نے (جو بالفعل مدرسہ فیض رسول میں پڑھتے ہیں) اثنائے وعظ میں آیہ کریمہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین تلاوت کر کے بیان کیا کہ خاتم النّبیین میں جو لفظ النّبیین مضاف الیہ واقع ہوا ہے' اس لفظ پر الف لام استغراق کا ہے' بایں معنی کہ سوائے حضور پر نور ﷺ کے کوئی نبی نہ آپ کے زمانہ میں ہوا اور نہ بعد آپ کے قیامت تک کوئی نبی ہو' نبوت آپ پر ختم ہوگئ' آپ کل نبیوں کے خاتم ہیں۔

بعد وعظ مولوی ابراہیم صاحب کے راحت حسین طالب علم مدرسہ اسلامیہ' بہار کے مجاور درگاہ نے باعانت بعض معاون روپوش' بڑے دعوے کے ساتھ مولوی ابراہیم صاحب کی تقریر مذکور کی تردید کی اور صاف لفظوں میں کہا کہ لفظ النّبیین پر الف لام استغراق کا نہیں ہے بلکہ عہد خارجی کا ہے۔ چونکہ یہ

مسئلہ عقائد ہے لہذا اس کے متعلق چند مسائل نمبر وار لکھ کر اہل حق سے گذارش ہے کہ بنظر احقاق حق ہر مسئلہ کا جواب باصواب بحوالہ کتب تحریر فرمادیں تاکہ اہل اسلام گمراہی وبد عقیدگی سے بچیں۔

۱۔ راحت حسین مذکور کا کہنا کہ "النّبیین" پر الف لام عہد خارجی کا ہے، استغراق کا نہیں، یہ قول صحیح اور موافق مذہب منصور اہل سنت و جماعت کے ہے یا موافق فرقۂ ضالہ زیدیہ کے ؟

۲۔ نفی استغراق سے آیۂ کریمہ کا کیا مفہوم ہوگا ؟

۳۔ بر تقدیر صحت نفی استغراق اس آیہ سے اہل سنت کا عقیدہ کہ حضور پر نور ﷺ کل انبیاء کے خاتم ہیں، ثابت ہوتا ہے کہ نہیں اور اہل سنت اس آیہ کو مثبت خاتمیت کاملہ سمجھتے ہیں یا نہیں،

۴۔ اگر آیت مثبت کلیت نہیں ہوگی تو پھر کس آیت سے کلیت ثابت ہوگی اور جب دوسری آیت مثبت کلیت نہیں تو اہل سنت کے اس عقیدے کا ثبوت دلیل قطعی سے ہرگز نہ ہوگا۔

۵۔ جس کا عقیدہ ہو کہ حضور پر نور ﷺ کل انبیاء کے خاتم نہیں ہیں، اس کے پیچھے اہل سنت کو نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں ؟

۶۔ اس باطل عقیدے کے لوگوں کی تعظیم و توقیر کرنی اور ان کو سلام کرنا جائز ہوگا یا ممنوع !

۷۔ کیا سنی حنفی کو جائز ہے کہ جو شخص حضور پر نور ﷺ کو کل انبیاء کا خاتم نہ سمجھے، اس سے دینی علوم پڑھیں یا اپنی اولاد کو علم دین پڑھنے کے واسطے ان کے پاس بھیجیں ؟

فقط۔ المستفتی محمد عبداللہ

دلائل خارجیہ [1]

دلیل اوّل :

توضیح صفحہ ۱۰۰ میں ہے۔ الاصل ای الراجح هوا لعهد الخارجی لانه حقیقت التعین و کمال التمیز (۲) ترجمہ : اصل یعنی راجح عہد خارجی ہی کا ہے اس لئے کہ عہد خارجی حقیقت تعیین اور کمال تمیز ہے پس جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔

دلیل دوم :

نور الابصار صفحہ ۸۱ میں ہے۔ یسقط اعتبار الجمعیة اذا دخلت علی الجمع (۳) ترجمہ : جب لام تعریف جمع پر داخل ہو تو اعتبار جمعیت ساقط ہو جاتا ہے پس "نبیین" کہ صیغۂ جمع ہے، جب اس پر الف لام تعریف داخل ہوا تو نبیین" سے معنی جمعیت ساقط ہو گیا اور جب معنی جمعیت ساقط ہو گیا تو الف لام استغراق کا ماننا صحیح نہیں ہو سکتا۔

دلیل سوم :

یہ امر مسلم ہے کہ مضاف، مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، پس جب فرد واحد اس کل کی طرف مضاف ہو جس میں وہ داخل ہے تو وہ کل من حیث ہو کل ہونے کے کل باقی نہ رہے گا بلکہ کلیت اس کی ٹوٹ جاوے گی اور جب کلیف اس کی باقی نہ رہی تو بعضیت ثابت ہو گئی اور یہی معنی ہے عہد کا، اور اگر فرد

۱۔ چونکہ خاتم النبیین میں الف لام عہد خارجی کے قائل ہیں، لہٰذا خارجیہ لکھے گئے ہیں۔ ۱۲

۲۔ علامہ تفتازانی : مکتبہ رشیدیہ، دیوبند ص ۱۵۰

۳۔ ملا جیون : نور الانوار مطبع سعید کمپنی، کراچی ص ۸۱

مضاف کو ہم اس کل کے شمول میں رکھیں تو تقدم الشیٔ علی نفسہ لازم آتا ہے اور یہ باطل ہے کیونکہ وجود مضاف الیہ مقدم ہوتا ہے وجود مضاف پر، پس ان دلائل سے ثابت ہوا کہ "النّبیین" میں الف لام عہد خارجی کا ماننا چاہئے۔

الجواب

حضور پر نور خاتم النّبیین سید المرسلین ﷺ وعلیہم اجمعین کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل وبلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک وشبہہ کو بھی راہ دے، کافر مرتد ملعون ہے آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین و حدیث متواتر لانبی بعدی سے تمام امت مرحومہ نے سلفاً وخلفاً ہمیشہ یہی معنی سمجھے کہ حضور اقدس ﷺ بلا تخصیص تمام انبیاء میں آخر نبی ہوئے۔ حضور کے ساتھ یا حضور کے بعد قیام قیامت تک کسی کو نبوت ملنی محال ہے، فتاویٰ یتیمۃ الدہر واشباہ والنظائر و فتاویٰ عالمگیریہ وغیرہا میں ہے:

اذا لم یعرف الرجل ان محمداً ﷺ اخر الانبیاء فلیس بمسلم(۱)

جو شخص یہ نہ جانے کہ محمد ﷺ تمام انبیاء میں سب سے پیچھے نبی ہیں وہ مسلمان نہیں۔"

شفاء شریف امام اجل قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ میں ہے:

کذلک یکفر من ادعی نبوۃ احد مع نبینا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم او بعدہ (الی قولہ) فھولاء کفار مکذبون للنبی ﷺ لانہ ﷺ اخبرانہ خاتم النبیّین ولا نبی بعدہ واخبر عن اللہ تعالی انہ

۱۔ فتاویٰ عالمگیری: مطبوعہ پشاور ج ۲ ص ۲۶۳

خاتم النبیین وانه ارسل کافة للناس واجمعت الامة علی حمل ھذا

الکلام علی ظاھره وان مفھومه المراد به دون تاویل ولا تخصیص

فلاشك فی کفر ھو لاء الطوائف کلھا قطعا اجما عا وسمعا(۱)

"یعنی جو ہمارے نبی ﷺ کے زمانہ میں خواہ حضور کے بعد کسی کی نبوت کا

ادعاء کرے، کافر ہے اور نبی ﷺ کی تکذیب کرنے والا کہ نبی ﷺ نے خبر دی

کہ حضور خاتم النبیین ہیں اور ان کی رسالت تمام لوگوں کو عام ہے اور امت نے

اجماع کیا ہے کہ یہ آیات و احادیث اپنے ظاہر پر ہیں جو کچھ ان سے مفہوم ہوتا

ہے وہی خدا و رسول کی مراد ہے، نہ ان میں کوئی تاویل ہے نہ کچھ تخصیص تو جو

لوگ اس کا خلاف کریں وہ بحکم اجماع امت و بحکم قرآن و حدیث سب یقیناً کافر

ہیں۔"

امام حجۃ الاسلام محمد غزالی قدس سرہ العالی "کتاب الاقتصاد میں فرماتے ہیں:

ان الامة فھمت من ھذا اللفظ انه افھم عدم نبی بعده ابد اوعدم

رسول بعده ابد اوانه لیس فیه تاویل ولا تخصیص من اوّله

بتخصیص فکلامه من انواع الھذیان لایمنع الحکم بتکفیره لانه

مکذب لھذا النص الذی اجمعت الامة علی انه غیر مؤول ولا

مخصوص ملخصا: (۲)

"یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے، وہ بتاتا

ہے کہ حضور اقدس ﷺ کے بعد کبھی کوئی نبی نہ ہوگا، حضور اقدس ﷺ کے

بعد کوئی رسول نہ ہوگا اور تمام امت نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً کوئی تاویل یا

۱۔ علامہ قاضی عیاض: شفاء شریف ج ۲ ص ۷-۲۴۶

۲۔ ابو حامد محمد بن محمد الغزالی: کتاب الاقتصاد مکتبۃ الادبیۃ، مصر ص ۱۱۴

تخصیص نہیں، تو جو شخص لفظ خاتم النّبیین میں النّبیین کو اپنے عموم و استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنون کی بک یا سرسامی کی بہک ہے، اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں کہ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔"

عارف باللہ سیدی عبدالغنی نابلسی قدس سرہ القدسی شرح الفرائد میں فرماتے ہیں:

تجویز نبی مع نبینا صلی اللّٰہ تعالیٰ علیه وسلم او بعده یستلزم تکذیب القرآن اذ قد نص علیٰ انه خاتم النبیین واخر المرسلین وفی السنة انا العاقب لانبی بعدی واجمعت الامة علی ابقاء هذا الکلام علیٰ ظاهره وهذه احدی المسائل المشهورة التی کفرنابها الفلاسفة لعنهم اللّٰه تعالیٰ۔

"ہمارے نبی ﷺ کے ساتھ یا بعد کسی کو نبوت ملنی جائز ماننا، تکذیب قرآن کو مستلزم ہے کہ قرآن عظیم تصریح فرما چکا ہے کہ حضور اقدس ﷺ خاتم النّبیین و آخر المرسلین ہیں اور حدیث میں فرمایا میں پچھلا نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ کلام اپنے ظاہر پر ہے یعنی عموم و استغراق بلا تاویل و تخصیص اور یہ ان مشہور مسئلوں سے ہے جن کے سبب ہم اہل اسلام نے کافر کہا فلاسفہ کو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے۔"

امام علامہ شہاب الدین فضل اللہ بن حسین تور پشتی حنفی کتاب المعتمد فی المعتقد میں فرماتے ہیں:

"بحمد اللہ تعالیٰ ایں مسئلہ در میان اسلامیاں روشن تر ازاں ست کہ آں را بکشف وبیان حاجت افتد خدائے تعالیٰ خبر داد کہ بعد از وے ﷺ نبی دیگر نباشد و منکر ایں مسئلہ کسے تواند بود کہ اصلا در نبوت او ﷺ معتقد نباشد کہ اگر بر سالت اور معترف بودے' وے را در ہرچہ ازاں خبر داد صادق دانستے وبہماں حجتہا کہ از طریق تواتر رسالت او پیش ما درست شدہ ایں نیز درست شد کہ وے ﷺ باز پسیں پیغمبران ست در زمان او وتا قیامت بعد از وے ہیچ نبی نباشد و ہر کہ دریں شک ست دراں نیز بہ شک ست ونہ آں کس کہ گوید کہ بعد از وے نبی دیگر بود یا ہست یا خواہد بود آنکس نیز کہ گوید کہ امکان دارد کہ باشد کافر است' این ست شرط درستی' ایمان بہ خاتم انبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ۔"

بالجملہ آیہ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین مثل حدیث متواتر لانبی بعدی قطعاً عام اور اس میں مراد استغراق تام اور اس میں کسی قسم کی تاویل و تخصیص نہ ہونے پر اجماع امت خیر الانام علیہ و علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ یہ ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین میں کوئی تاویل یا اسکے عموم میں کچھ قال و قیل مسموع نہیں جیسے آجکل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے' اگر حضور کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہو کر آئے' کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے یا ایک اور دجال نے کہا تھا کہ تقدم تاخر زمانی میں کچھ فضیلت نہیں۔"(1)

خاتم بمعنے آخر لینا خیال جہال ہے بلکہ خاتم النبیین بمعنے نبی بالذات ہے اور اسی مضمون ملعون کو دجال اول نے یوں(2) ادا کیا کہ خاتم النبیین بمعنے افضل

1۔ تحذیر الناس نانوتوی۔ 12

2۔ مواہب الرحمٰن قادیانی۔ 12

النّبیین ہے۔ ایک اور مرتد نے لکھا خاتم النّبیین(۱) ہونا حضرت رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بہ نسبت اس سلسلۂ محدودہ کے ہے نہ بہ نسبت جمیع سلاسل و عوالم کے، پس اور مخلوقات کا اور زمینوں میں ہونا ہرگز منافی خاتم النّبیین کے نہیں، جموع محلے باللام امثال اس مقام پر مخصوص ہوتی ہیں۔

چند اور خبیثوں نے لکھا کہ الف لام(۲) خاتم النّبیین میں جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لئے ہو اور بر تقدیر حقیقی جائز ہے کہ مخصوص البعض ہو اور بھی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے۔ اکثر علماء ظنی ہونے کے قائل ہیں۔ ان شیاطین سے بڑھ کر بعض ابلیسوں نے لکھا کہ اہل اسلام(۳) کے بعض فرقے ختم نبوت ہی کے قائل نہیں اور بعض قائل ختم نبوت تشریعی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے، الی غیر ذلك من الکفریات الملعونة والار تدادات المشحونة بنجاسات ابلیس وفا زو رات التدلیس لعن اللہ قائلھا وقاتل اللہ قابلیھا۝

یہ سب تاویل رکیک ہیں یا عموم و استغراق "النّبیین" میں تشویش و تشکیک اور سب کفر صریح وارتداد قبیح، اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی، شریعت جدیدہ وغیرہا کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحۃً خاتم بمعنے آخر بتایا، متواتر حدیثوں میں اس کا بیان آیا اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی تام پر اجماع کیا اور اسی بناء پر سلفاً و خلفاً ائمۂ مذاہب نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا، کتب احادیث و تفسیر و عقائد و فقہ ان کے بیانوں سے گونج رہی ہیں۔ فقیر غفرلہ المولے القدیر نے اپنی کتاب "جزاء اللہ عدوہ باباہٗ ختم النبوہ" میں

۱۔ مناظرہ احمدیہ ۲۔ ناصر المؤمنین سہسوانی۔ ۱۲۔ ۳۔ تحریرات زندیق پشاوری۔ ۱۲

اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن و مسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکر کہ ارشادات ائمہ و علمائے قدیم و حدیث وکتب عقائد و اصول فقہ و حدیث سے تیس نصوص ذکر کیے وللہ الحمد! تو یہاں عموم و استغراق کا انکار خواہ کسی تاویل و تبدیل کا اظہار نہیں کرسکتا مگر کھلا کافر خدا کا دشمن، قرآن کا منکر، مردود و ملعون، خائب و خاسر، والعیاذ باللہ العزیز القادر، ایسی تشکیکیں تو وہ اشقیاء رب العالمین میں بھی کرسکتے ہیں کہ جائز ہے لام عہد کے لئے ہو یا استغراق عرفی کے لئے یا عام مخصوص منہ البعض یا عالمین سے عالمین زمانہ کقولہ تعالیٰ وانی فضلتکم علی العالمین اور سب کچھ سہی پھر عام قطعی تو نہیں، خدا کا پروردگار جمیع عالم ہونا یقینی کہاں؟ مگر الحمد للہ مسلمان نہ ان ملعون ناپاک وساوس کو رب العالمین میں سنیں نہ ان خبیث گندے وساوس کو خاتم النّبیین میں الالعنۃ اللہ علی الظالمین ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعدلھم عذابا مھیناo

یہ طائفہ حائفہ خارجیہ جن سے سوال ہے اگر معلوم ہو کہ حضور پر نور خاتم الانبیاء و مرسلین صلی اللہ تعالیٰ و علیہم اجمعین کے خاتم ہونے کو صرف بعض انبیاء سے مخصوص کرتا ہے، حضور اقدس ﷺ کے روز بعثت سے جب یا اب یا کبھی کسی زمانے میں کوئی نبوت اگرچہ ایک ہی اگرچہ غیر تشریعی اگرچہ کسی اور طبقہ زمین یا کنج آسمان میں اگرچہ کسی اور نوع غیر انسانی میں واقع ماننا یا باوصف اعتقاد عدم وقوع محض بطور احتمال شرعی و امکان وقوعی جانتا یا یہ بھی سہی مگر جائز و محتمل ماننے والوں کو مسلمان کہتا یا طوائف ملعونہ مذکورہ خواہ ان کے کبراء یا نظراء کی تکفیر سے باز رہتا ہے تو ان سب صورتوں میں یہ طائفہ حائفہ خود بھی

قطعاً یقیناً اجماعاً ضرورۃً مثل طوائف مذکورہ قادیانیہ و قاسمیہ و امیریہ و نذیریہ و امثالہم لعنہم اللہ تعالیٰ کافر و مرتد ملعون ابد ہے قاتلہم اللہ انی یؤفکون کہ ضروریات دین کا جس طرح انکار کفر ہے یونہی ان میں شک و شبہ اور احتمال خلاف ماننا بھی کفر ہے، یونہی ان کے منکر یا ان میں شاک کو مسلمان کہنا یا اُسے کافر نہ جاننا بھی کفر ہے۔ بحر الکلام امام نسفی وغیرہ میں ہے من قال بعد نبینا نبی یکفر لانہ انکر النص وکذلك لوشك فیه. در مختار وبزازیہ و مجمع الانہر وغیرہا کتب کثیرہ میں ہے من شك فی کفرہ وعذابه فقد کفرO (۱)

ان لعنتی اقوال نجس تراز ابوال، کے رد میں اواخر صدی گزشتہ میں بکثرت رسائل و مسائل، علمائے عرب و عجم طبع ہو چکے اور وہ ناپاک فتنے غار مذلت میں گر کر قعر جہنم کو پہنچے والحمدلله رب العلمین۔ اس طائفہ جدیدہ کو اگر طوائف طریدہ کی حمایت سوجھے گی تو اللہ واحد قہار کا لشکر جرار اسے بھی اس کی سزائے کردار پہنچانے کو تیار ہے قال تعالیٰ الم نھلك الاولینO ثم نتبعھم الاخرینO کذلك نفعل بالمجرمینO ویل یومئذ للمکذبینO (۲)

اور اگر اس طائفہ جدیدہ کی نسبت و تجویز و احتمال نبوت یا عدم تکفیر منکران ختم نبوت معلوم نہ بھی ہو، نہ اس کا خلاف ثابت ہو تو اس کا آیہ کریمہ میں افادہ استغراق سے انکار اور ارادہ بعض پر اصرار، کیا اسے حکم کفر سے بچالے گا کہ وہ صراحۃً آیۂ کریمہ کا، اس تفسیر قطعی یقینی اجماعی ایمانی کا منکر و مبطل ہے جو خود حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی اور جس پر تمام امت مرحومہ نے اجماع کیا اور بنقل متواتر ضروریات دین سے ہو کر ہم تک آئی، مثلاً کوئی شخص کہے کہ شراب

۱۔ در مختار: مطبع مجتبائی دہلی ج ۳ ص ۲۹۰ ۲۔ مرسلات

۱۶ تا ۱۹

کی حرمت قرآن عظیم سے ثابت نہیں' آئمہ دین فرماتے ہیں وہ کافر ہو گیا اگرچہ اس کے کلام میں حرمت خمر کا انکار نہ تھا۔ نہ تحریم کا ثبوت قرآن عظیم پر موقوف کہ ان کی تحریم میں احادیث متواترہ بھی موجود اور کچھ نہ ہو تو خود اس کی حرمت ضروریات دین سے ہے اور ضروریات دین خصوص نصوص کے محتاج نہیں رہتے۔ امام اجل ابو ذکریا نووی کتاب الروض پھر امام ابن حجر کی' اعلام بقواطع الاسلام میں فرماتے ہیں:

انا جحد مجمعا علیه بعلم من دین الاسلام ضرورة سواء کان فیه نص اولا فان جحده یکون کفراO اه ملتقطا ترجمہ: "جب کوئی اجماعی مسئلہ کا انکار کرے' ضرورت کے علم دین کی بناء پر' خواہ اس میں نص ہو یا نہ ہو' تو اس کا یہ انکار کفر ہوگا۔" (مرتب)

بعینہ یہی حالت یہاں بھی ہے کہ اگرچہ بعثت محمد رسول اللہ ﷺ سے ہمیشہ کے لئے دروازہ نبوت بند ہو جانا اور اس وقت سے ہمیشہ تک کبھی کسی وقت کسی جگہ کسی صنف میں کسی طرح کی نبوت نہ ہو سکنا کچھ اس آیہ کریمہ ہی پر موقوف نہیں بلکہ اس کے ثبوت میں قاہر و باہر' متوافر و متظافر' متکاثر و متواتر حدیثیں موجود اور کچھ نہ ہو تو بحمد اللہ تعالیٰ مسئلہ خود ضروریات دین سے ہے مگر آیت کے معنے متواتر مجمع علیہ قطعی ضروری کا انکار اس پر کفر ثابت کرے گا' اگرچہ اس کے کلام میں صراحۃً نقل مسئلہ کا انکار نہیں۔ منح الروض الازہر شرح اکبر سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے:

لو قال حرمة الخمر لا تثبت بالقرآن کفر ای لانه عارض نص القرآن وانکر تفسیر الفرقانO(۱)

"اگر کوئی کہے کہ حرمت شراب قرآن سے ثابت نہیں، کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے نص قرآن سے معارضہ کیا اور تفسیر قرآن کا انکار" (مرتب)

فتاویٰ تتمہ میں ہے من انکر حرمة الخمر فی القرآن کفر (۲) امام مکی نے ہمارے علماء سے کلمات کفر بالاتفاق میں نقل کیا۔

اوقال لم تثبت حرمة الخمر فی القراٰن پھر خود فرمایا کفر زاعم انه لانص فی القراٰن علی تحریم الخمر ظاہر لانه مستلزم لتکذیب القراٰن الناص فی غیر ما اية علی تحریم الخمر فان قلت غاية مافيه ان كذب وهو لا یقتضی الکفر قلت ممنوع لانه کذب یستلزم انکار النص المجمع علیه المعلوم من القراٰن بالضرورةo

تو اگرچہ یہ طائفہ آیۂ کریمہ میں استغراق کے انکار سے ختم تام نبوت پر دلائل قطعیہ سے مسلمانوں کا ہاتھ خالی نہیں کر سکتا، اپنا ہاتھ ایمان سے خالی کر گیا، ہاں اگر ارباب طائفہ صراحۃً ایمان لائیں کہ حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں خواہ ان کے بعد کبھی کسی جگہ کسی طرح کی کوئی نبوت کسی کو نہیں مل سکتی، حضور کے خاتم النبیین و آخر الانبیاء و المرسلین ہونے میں اصلاً کوئی تخصیص تاویل تقیید تحویل نہیں اور ان تمام مطالب کو نصوص قطعیہ و اجماع یقینی و ضروریات دین سے ثابت یقیناً مانیں اور ان تمام طوائف ملعونہ مذکورہ اور ان کے اکابر کو صاف صاف کافر مرتد کہیں، صرف بزعم خود اپنی نحوی و منطقی جہالتوں، بطالتوں، کج فہمیوں کے باعث آیۂ کریمہ میں لام عہد لیں اور استغراق نا مستقیم سمجھیں تو اگرچہ بوجہ انکار تفسیر متواتر اجماعی قطعی، اسوب فقہی اس پر اب بھی

۱۔ ملا علی قاری: منح الروض الازہر شرح فقہ اکبر مطبع مجتبائی، دہلی ص ۲۳۴

۲۔ فتاویٰ تتمہ بحوالہ منح الروض الازہر

لزوم کفر مانے مگر ازانجا کہ اس نے اعتقاد صحیح کی تصریح اور کبرائے منکرین کی تکفیر صریح کردی، اس کی تکفیر سے زبان روکنا ہی مسلک تحقیق واحتیاط ہوگا۔

امام مکی بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہیں:

ومن ثم یتجہ انہ لوقال الخمر حرام ولیس فی القران نص علی تحریمہ لم یکفر لانہ الان محض کذب وھو لاکفربہ اھ٥

اقول:

وباللہ التوفیق، اس تقدیر اخیر پر بھی اس قدر میں شک نہیں کہ یہ طائفہ حائفہ یار و معین مرتدین و کافرین و بازیچہ کنندۂ کلام رب العالمین ومکذب تفسیر حضور سید المرسلین و مخالف اجماع جمیع مسلمین و سخت بد عقل و گمراہ و بد دین ہے۔

اول تو ظاہر ہی ہے کہ نفی استغراق و تجویز عہد میں یہ ان کفار کا ہمزبان ہوا بلکہ ان خبیثوں نے تو بطور احتمال ہی کہا تھا "جائز ہے کہ عہد کے لئے ہو" اور اس نے بزعم خود عہد کے لئے ہونا واجب مانا اور استغراق کو باطل و مردود جانا۔

دوم اس لئے کہ قرآن عظیم میں حضرات انبیائے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک بہت وجوہ مختلفہ سے وارد فرداً فرداً خواہ بصریح اسماء، یہ صرف چھبیس(٢٦) کے لئے ہے: آدم، ادریس، نوح، ہود، صالح، ابراہیم، اسحٰق، اسماعیل، لوط، یعقوب، یوسف، ایوب، شعیب، موسیٰ، ہارون، الیاس، الیسع، ذوالکفل، داوٗد، سلیمان، عزیز، یونس، زکریا، یحیٰ، عیسیٰ، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وبارک وسلم، یا بر سبیل ابہام مثل قال لھم نبیھم (اشمویل) واذ قال لفتہ (یوشع) فوجدا عبدا من عبادنا (خضر) علیھم الصلوٰۃ والسلام٥

(۲) بر سبیل عموم و استغراق اور یہی او فرو اکثر ہے:

قوله تعالىٰ قولوا امنا بالله وما انزل علينا الى قوله تعالى وما اوتى النبيون من ربهم لانفرق بين احد منهم و قال تعالى ولكن البر من امن بالله واليوم الاخر والملئكة والكتب والنّبيين وقال تعالىٰ تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض وقال تعالىٰ كل امن بالله وملئكته وكتبه ورسله وقال تعالىٰ لانفرق بين احد من رسله وقال تعالىٰ وما اوتى موسىٰ و عيسىٰ والنبيون من ربهم لانفرق بين احد منهم وقال تعالى اولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين وقال تعالى والذين امنوا بالله ورسله ولم يفرقوا بين احد منهم اولئك سوف يوتيهم اجو رهم وقال تعالىٰ فامنوا بالله ورسله وقال تعالىٰ لئن اقمتم لصلوة واتيتم الزكوٰة وامنتم برسلى وعزر تموهم وقال تعالىٰ يوم يجمع الله الرسل فيقول ماذا اجبتم وقال تعالىٰ وما نرسل المرسلين الامبشرين و منذرين وقال تعالىٰ فلنسئلن الذين ارسل اليهم ولنسئلن المرسلين وقال تعالىٰ عن المؤمنين لقد جاء ت رسل ربنا بالحق وقال تعالىٰ عن الكافرين قد جاء ت رسل ربنا بالحق فهل لنا من شفعاء وقال تعالىٰ ثم ننجي رسلنا والذين امنوا وقال تعالىٰ واتخذوا ايتى ورسلى هزوا وقال تعالىٰ اولئك الذين انعام الله عليهم من النبيين وقال تعالى انى لايخاف لدى المرسلون وقال تعالى واذ اخذنا من النبيين ميثاقهم ومنك ومن نوح وقال تعالى هذا ماوعد الرحمن وصدق المرسلون

وقال تعالیٰ ولقد سبقت کلمتنا لعبدنا المرسلین وقال تعالی وسلم
علی المرسلین وقال تعالی وجیئی بالنبیین والشہداء وقال تعالی انا
لننصر رسلنا والذین امنوا وقال تعالیٰ الذین امنوا باللہ ورسلہ
اولئک ھم الصدیقون وقال تعالیٰ اعدت للذین امنوا باللہ ورسلہ
وقال تعالیٰ لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وقال تعالیٰ کتب اللہ لا غلبن
انا ورسلی وقال تعالی واذ الرسل اقتت لای یوم اجلت' الی خیر
ذلک من ایت کثیرۃ٥

(۳) ملحوظ بوصف یعنی انبیائے سابقین علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مثل
قولہ تعالی وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیھم من اھل
القریٰ وقال تعالی وما ارسلنا من قبلک من المرسلین الا انہم لیا
کلون الطعام وقال تعالی سنۃ اللہ فی الذین خلوا من قبل وکان امر
اللہ قدرا مقدوراً الذین یبلغون رسلت اللہ وقال تعالیٰ ولقد اوحی
الیک والی الذین من قبلک وقال تعالیٰ مایقال لک الا ماقد قیل للرسل
من قبلک وقال تعالیٰ کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ
العزیز الحکیم٥

۴۔ بر سبیل معنی جنسی شامل فرد و جمع بے لحاظ خاص خصوص و شمول مثل
قولہ تعالی من کان عدواللہ وملئکتہ ورسلہ وقولہ تعالی ان الذین
یکفرون بایت اللہ ویقتلون النبیین بغیر حق و یقتلون الذین یامرون
بالقسط من الناس فبشرھم بعذاب الیم وقال تعالیٰ ولا یا مرکم ان
تتخذوا الملئکۃ والنبیین ار بابا وقولہ تعالیٰ ومن یکفر باللہ وملئکتہ

وکتبه ورسله والیوم الاخر فقد ضل ضللا بعیدا و قوله تعالیٰ ان الذین یکفرون باللہ ورسله ویریدون ان یفرقوا بین اللہ ورسله الی قوله تعالیٰ ھم الکفرون حقا وغیرھاo

(۵) خاص خاص جماعت خواہ اس کا خصوص کسی وصف یا اضافت یا اور وجوہ بیان سے نفس کلام میں مذکور اور اس سے مستفاد ہو مثل قوله تعالیٰ ولقد اتینا موسیٰ الکتب وقفینا من بعدہ بالرسل وقال تعالیٰ فی بنی اسرائیل ولقد جاء تھم رسلنا بالبینت وقال تعالیٰ فی التورۃ یحکم بھا النبیون الذین اسلمو للذین ھادوا وقال تعالیٰ بعد ماذکر نوحاثم رسولا اخر ثم ارسلنا رسلنا تترا ثم ارسلنا موسیٰ وقال تعالیٰ اوحینا الیك کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ فالمراد من بعدہ ھود و موسیٰ علیھم الصلوٰۃ والسلام وقال تعالیٰ فقل انذرنکم صٰعقة مثل صٰعقة عاد وثمود اذ جاء تھم الرسل من بین ایدھم ومن خلفھم وقال تعالیٰ بعد ذکر نوح وابراھیم ثم قفینا علی اثارھم برسلنا یا بوجہ عہد حضور مثل قوله تعالیٰ قال یقوم اتبعوا المرسلین یا ذکری مثل قوله تعالیٰ فی قوم نوح وھود وصالح ولوط و شعیب بعد ماذکرھم علیھم الصلوٰۃ والسلام تلك القری نقص علیك من انبائھا ولقد جاء تھم رسلھم بالبینت یا علمی مثل قوله تعالیٰ واضرب لھم مثلا اصحب القریة اذ جاء ھا المرسلون وقال تعالیٰ سنکتب ماقالوا وقتلھم الانبیاء بغیر حق وغیر ذلكo

اب اوّلاً اگر آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین میں لام عہد خارجی کے لئے ہو جیساکہ یہ طائفہ خارجیہ گمان کرتا ہے اور وہ یہاں نہیں مگر ذکری

اور ذکر کو دیکھ کر اتنے وجوہ مختلفہ پر ہے اور ان میں صرف ایک وہ ہے جو بداہۃً
کلام کریم میں مراد ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی یعنی وجہ سوم کہ جب انبیاء
موصوف بوصف قبلیت و مقید بقید سبقت لے لئے گئے یعنی وہ انبیاء جو حضور
اقدس ﷺ سے پہلے ہیں تو اب حضور کو ان کا خاتم، ان کا آخر، ان سے زمانے
میں متاخر کہنا محض لغو و فضول و کلام مہمل و معطل و مغسول ہوگا جس کا حاصل
حمل اوّلی بدیہی مثل زید زید سے زائد نہ ہوگا کہ جب ان کو حضور سے اگلا کہہ
دیا۔ حضور کا ان سے پچھلا ہونا آپ ہی معلوم ہوا، اسے بالخصوص مقصود بالا فادہ
رکھنا، قرآن عظیم اصلاً کسی عاقل انسان کے کلام کے لائق نہیں، نہ کہ وہ بھی
مقام مدح میں کہ ؎

چشمان تو زیر ابرو انند
دندان تو جملہ درد ہانند

سے بھی بدتر حالت میں ہے کہ شعر نے کسی افادہ کی عبث تکرار نہ کی اور
بات جو کہی وہ بھی واقعی تعریف کی تھی۔

احسن تقویم سے بعض اوضاع کا بیان ہے، اسے مقام مدح میں یوں مہمل
جانا گیا ہے کہ ایک عام مشترک بات کا ذکر کیا ہے بخلاف اس معنی کے کہ اس
میں صراحۃً عبث موجود اور معنی مدح بھی مفقود اور پھر عموم و اشتراک بھی نقد
وقت کہ ہر شے اپنے اگلے سے پچھلی ہوتی ہے، غرض یہ وجہ تو یوں مندفع
ہوجائے گی کہ اصلاً محل افادہ وصالح ارادہ نہیں اور اس طائفہ خارجیہ کے طور پر
وجہ دوم کو بھی نامحتمل مان لیجئے پھر بھی اوّل و چہارم و پنجم سب محتمل رہیں اور
پنجم میں خود وجوہ کثیرہ ہیں، کہیں من بعد موسیٰ، کہیں من بعد نوح، کہیں انبیائے

بنی اسرائیل، کہیں من بعد ھود و موسیٰ، کہیں صرف انبیائے عاد و ثمود، کہیں انبیائے قوم نوح و عاد و ثمود، کہیں من بعد ابراھیم قوم لوط و مدین وغیر ذلکo

بہر حال ذکر وجوہ کثیرہ مختلفہ پر آیا ہے اور یہاں کوئی قرینہ مبینہ نہیں کہ ان میں ایک وجہ کی تعیین کرے تو معلوم نہیں ہو سکتا کہ کون سے مذکور کی طرف اشارہ ہوا، پھر عہد کہاں رہا، سرے سے عہد کا مبنی ہی کہ تعین ہے منہدم ہو گیا کہ اختلاف و تنوع مطلقاً منافی تعین، نہ کہ اتنا کثیر پھر عہدیت کیونکہ ممکن۔

ثانیاً جب کہ اتنی وجوہ کثیر محتمل اور قرآن عظیم نے کوئی وجہ بیان نہ فرمائی حدیث کا بیان صحیح تو وہی عموم و استغراق ہے کہ لانبی بعدی کما سیاتی۔ اس تقدیر پر جب اشارہ ذکر استغراق کی طرف ٹھہرا، عہد و استغراق کا حاصل ایک ہو گیا اور وہی احاطہ تامہ کہ معتقد اہل اسلام تھا، ظاہر ہوا اگر یہ اس طائفے کو منظور نہیں، لاجرم آیت کہ بر تقدیر عہدیت مجمل تھی، بے بیان رہی اور وہی منقطع ہو کر متشابہات سے ہو گئی، اب رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین کہنا محض اقرار لفظ بے فہم معنی رہ گیا جس کی مراد کچھ معلوم نہیں کوئی کافر خود زمانہ اقدس حضور پر نور ﷺ میں کتنے ہی انبیاء مانے حضور کے بعد ہر قرن و طبقہ و شہر و قریہ میں ہزار ہزار اشخاص کو نبی جانے، خود اپنے آپ کو رسول اللہ کہے، اپنے استاذوں کو مرسلین اولوالعزم بتائے، آیہ کریمہ اس کا بال بیکا نہیں کر سکتی کہ آیت کے معنی ہی معلوم نہیں جس سے حجت قائم ہو سکے، کیا کوئی مسلمان ایسا خیال کرے گا؟ حاشا و کلا۔

ثالثاً میں منتشر و متزاحم معانی پر کیوں بنا کروں، سوائے استغراق کوئی معنی لے

لیجئے سب پر یہی آش درکاسہ رہے گی کہ پچھلی جھوٹی کاذبہ ملعونہ نبوتوں کا در' آیت بند نہ کرسکے گی' معنی اول یعنی افراد مخصوصہ معینہ مراد لئے تو نبی ﷺ انہی معدود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے خاتم ٹھہرے جن کا نام یا ذکر معین علیٰ وجہ الابہام قرآن مجید میں آگیا ہے جن کا شمار تیس چالیس نبی تک بھی نہ پہنچے گا' یونہی برتقدیر معنی پنجم یعنی جماعات خاصہ' خاصی اسی جماعت کے خاتم ٹھہریں گے۔ باقی جماعات صادقہ سابقہ کے لئے بھی خاتمیت ثابت نہ ہوگی چہ جائے جماعات کاذبہ آئندہ اور معنی سوم میں صاف تخصیص انبیائے سابقین کی ہوجائے گی کہ جو نبی پہلے گزر چکے ان کے خاتم ہیں تو پچھلوں کی کیا بندش ہوئی بلکہ پیچھے اور آئے تو وہ ان کے بھی خاتم ہونگے' رہے معنی چہارم جنسی اس میں جمیع مراد لینا اس طائفہ کو منظور نہیں ورنہ وہی ختم الشئی لنفسہ لازم آئے' لاجرم مطلقاً کسی ایک فرد کے اختتام سے بھی خاتمیت صادق مانے گا کہ صدق علی الجنس کے لئے ایک فرد پر صدق کافی ہے تو یہ سب معانی سے آخس وارذل ہوا۔ اور حاصل وہی ٹھہرا کہ آیت بہر نہج فقط ایک دو یا چند یا کل گذشتہ پیغمبروں کی نسبت صرف اتنا تاریخی واقعہ بتاتی ہے کہ ان کا زمانہ ان کے زمانے سے پہلے تھا اس سے زیادہ آئندہ نبوتوں کا وہ کچھ نہیں بگاڑ سکتی نہ ان سے اصلاً بحث کرتی ہے' طوائف ملعونہ مہدویہ و قادیانیہ و امیریہ و نانوتویہ وامثالھم لعنھم اللہ تعالیٰ کا یہی تو مقصود تھا۔ وہ اس طائفہ خارجیہ نے جی کھول کر امنا بہ کرلیا وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون ٥

اصل بات یہ ہے کہ معانی قطعیہ جو تمام مسلمین میں ضروریات دین سے ہوں جب ان پر نصوص قطعیہ پیش نہ کیے جائیں تو مسلمانوں کو احمق بنالینا اور

معتقدات اسلام کو تخیلات(۱) عوام ٹھہرا دینا' ایسے خبثاء کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور نصوص میں احادیث پر نہ عام لوگوں کی نظر نہ ان کے جمع طرق و ادراک تواتر پر دسترس' وہاں ایک ہش میں کام نکل جاتا ہے کہ یہ باب عقائد ہے۔ اس میں بخاری و مسلم(۲) کی بھی صحیح آحاد حدیثیں مردود ہیں' ہاں ایسی جگہ ان ہی کے اندھوں کی کچھ کور دبتی ہے تو قرآن عظیم سے کہ بغرض تلبیس عوام برائے(۳) نام اسلام کا ادعاء ہوکر قرآن پر صراحۃً انکار کا ٹٹو خر در گل ہے لہذا وہاں تحریف معنوی کے چال چلتے اور کلام اللہ کو الٹتے بدلتے ہیں کہ جب آیت سے مسلمانوں کو ہاتھ خالی کرلیں پھر گویا وحی شیطانی کا راستہ کھل جائے گا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون o

سوم یعنی اس طائفہ کا مکذب تفسیر حضور سید المرسلین ﷺ ہونا' وہ ہر ادنیٰ خادم حدیث پر روشن' یہاں اجمالی دو حرف ذکر کریں' صحیح مسلم شریف و مسند امام احمد سنن ابو داؤد و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ وغیرہا میں ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

انہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لانبی بعدی(۴)

"بیشک میری امت دعوت میں یا میری امت کے زمانے میں تیس کذاب ہوں گے کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا اور میں خاتم النّبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

۱۔ دیکھو تحذیر الناس صفحہ ۳
۲۔ دیکھو براہین قاطعہ گنگوہی صفحہ ۷۔
۳۔ دیکھو تحذیر الناس صفحہ ۳
۴۔ امام احمد بن حنبل: مسند امام احمد مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۲۷۸
ابو عیسیٰ ترمذی: ترمذی شریف مجتبائی دہلی ج ۲ صفحہ ۴۵

امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور ضیائے مقدس صحیح مختارہ میں حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

فی امتی کذابون دجالون سبعة وعشرون منهم اربع نسوة وانی خاتم النبیین لانبی بعدی(۱)

"میری امت دعوت میں ستائیس دجال کذاب ہوں گے، ان میں چار عورتیں ہوں گی حالانکہ بے شک میں خاتم النّبیین ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ترمذی و تفسیر ابن ابی حاتم و تفسیر ابن مردویہ میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مثلی و مثل الانبیآء کمثل رجل ابتنی دار افا کملها واحسنها الا موضع لبنة فکل من دخلها فنظر الیها قال ما احسنها الا موضع اللبنة فانا موضع اللبنة فختم فی الانبیاء(۲)

. میری اور نبیوں کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص نے ایک مکان پورا کامل اور خوبصورت بنایا مگر ایک اینٹ کی جگہ خالی تھی تو جو اس گھر میں جا کر دیکھتا کہتا یہ مکان کس قدر خوب ہے مگر ایک اینٹ کی جگہ کہ وہ خالی ہے تو اس اینٹ کی جگہ میں ہوا مجھ سے انبیاء ختم کر دیئے گئے۔

صحیح مسلم و مسند احمد میں ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

۱۔ امام احمد حنبل: مسند امام احمد مطبوعہ بیروت ج ۵ ص ۳۹۶

علامہ طبرانی معجم طبرانی ج ۳ صفحہ ۱۸۸

۲۔ امام بخاری: بخاری شریف مکتبہ رشیدیہ، دہلی ج ۱ صفحہ ۵۰۱

مثلی و مثل النبیین کمثل رجل بنٰی دارا فاتمها الا لبنة واحدة

فجئت انا واتممت تلك اللبنةO (۱)

"میری اور انبیاء کی مثل اس شخص کی مانند ہے جس نے مکان پورا بنایا سوا ایک اینٹ کے، تو میں تشریف فرما ہوا اور وہ اینٹ میں نے پوری کی۔"

مسند احمد و صحیح ترمذی میں بافادۂ تصحیح ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے، رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

مثلی فی النبیین کمثل رجل بنٰی دار افاحسنها واکملها واجملها وترك فیها موضع لبنة لم یضعها فجعل الناس یطوفون بالبنیان ویعجبون منه ویقولون لو تم موضع هذه اللبنة فانا فی النبیین موضع تلك اللبنة(۲)

"پیغمبروں میں میری مثال ایسی ہے کہ کسی نے ایک مکان خوبصورت و کامل و خوشنما بنایا اور ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی وہ نہ رکھی، لوگ اس عمارت کے گرد پھرتے اور اس کی خوبی و خوشنمائی سے تعجب کرتے اور تمنا کرتے، کسی طرح اس اینٹ کی جگہ پوری ہو جاتی، تو انبیاء میں اس اینٹ کی جگہ میں ہوں۔"

صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن نسائی و تفسیر ابن مردویہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ ﷺ نے یہی مثل بیان کر کے ارشاد فرمایا:

"فانا اللبنة وانا خاتم النبیین" تو میں وہ اینٹ ہوں اور میں خاتم النّبیین ہوں، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین وبارک وسلم۔

۱۔ مسلم بن حجاج: مسلم شریف ج ۲ صفحہ ۲۴۸

۲۔ امام ترمذی ۱۰ ابو عیسیٰ: ترمذی شریف ج ۲ ص ۱۰۹

امام احمد بن حنبل: مسند امام احمد حنبل ج ۵ صفحہ ۱۳۷

چہارم کا بیان اوپر گزرا، پنجم سے اس طائفہ کی گمراہی بھی واضح ہو چکی کہ تفسیر رسول اللہ ﷺ کا رد کرنے والا اجماع قطعی امت مرحومہ کا خلاف کرنے والا، سوا گمراہ و بددین کے کون ہوگا۔ نولہ ماتولی ونصلہ جہنم وساء ت مصیراً(۱) رہی بد عقلی، وہ اس کے ان شبہات واہیات، خرافات، مزخرفات کی ایک ایک ادا سے ٹپک رہی ہے جو اس نے اثبات ادعائے باطل عہد خارجی کے لئے پیش کئے، اہل علم کے سامنے ایسے مہملات کیا قابل التفات مگر حفظ عوام و ازالۂ اوہام کے لئے چند حروف مجمل کا ذکر کنا مناسب، واللہ الھادی وولی الایادی۔

شبہ اولیٰ میں اس طائفہ نے جو عبارت توضیح کی طرف محض غلط نسبت کی حالانکہ توضیح میں اس عبارت کا نشان نہیں بلکہ وہ اس کے حاشیہ تلویح کی ہے۔

اقول: اولاً اگر یہ مدعیان عقل اسی اپنی ہی نقل کی ہوئی عبارت کو سمجھتے اور قرآن عظیم میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وجوہ ذکر کو دیکھتے تو یقین کرتے کہ آیۂ کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النّبیین میں لام عہد خارجی کے لئے ہونا محال ہے کہ بوجہ تنوع وجوہ ذکر و عدم اولویت و ترجیح جس کا بیان مشرحاً گزرا، کمال تمیز جداسرے سے کسی وجہ معین کا امتیاز ہی نہ رہا تو یہی عبارت شاہد ہے کہ یہاں عہد خارجی ناممکن، کاش مکر کے لئے بھی کچھ عقل ہوتی تو اس کی جگہ توضیح ہی کی گول عبارت العہد ھوالاصل ثم الاستغراق ثم تعریف الطبیعۃ(۲) نقل کی ہوتی کہ خود نفس عبارت تو ان کی جہالت و سفاہت پر شہادت نہ دیتی، اگرچہ اس سے دو ہی سطر پہلے اسی توضیح میں متن تنقیح کی عبارت ولا بعض الافراد لعدم الاولویۃ اسی کی ضفر اشکنی کو بس ہوتی مگر یہ کیونکر کھلتا کہ طائفہ

۱۔ دیکھو تحذیر الناس صفحہ ۳ ۲۔ علامہ سعد الدین تفتازانی

طائفہ کو دوست و دشمن میں تمیز نہیں، صریح مضر کو نافع سمجھتا ہے لہذا نام تو لیا توضیح کا اور براہ بد قسمتی عبارت نقل کردی تلویح کی جس میں صاف صریح ان عقلاء کی تسفیہ اور ان کے وہم کاسد کی تقبیح تھی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم٥

ثانیاً:

توضیح کا مطلب سمجھنا تو بڑی بات، خود اپنا ہی لکھا نہ سمجھا کہ جب عہد خارجی سے معنی درست ہو تو استغراق وغیرہ معتبر نہ ہوگا۔ ہم اوپر واضح کر آئے کہ عہد خارجی مزعوم طائفہ خارجیہ سے معنی درست نہیں ہو سکتے۔ آیہ کریمہ قطعاً آئندہ نبوتوں کا دروازہ بند فرماتی ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہی معنی اس کے بیان فرمائے، تمام امت نے سلفاً و خلفاً اس کے یہی معنی سمجھے اور اس عہد خارجی پر آیت کو اس سے کچھ مس نہیں رہتا تو واجب ہے کہ استغراق مراد ہو، اسی تلویح میں اسی عبارت منقولہ طائفہ کے متصل ہے۔ ثم الاستغراق الی ان قال فالاستغراق ھو المفھوم من الاطلاق حیث لاعھد فی الخارج خصوصاً فی الجمع الی قولہ ھذا ماعلیہ المحققون(۱)

ثالثاً:

بہت اچھا اگر فرض کریں کہ لام عہد خارجی کے لئے ہے تو اس سے بھی قطعاً یقیناً استغراق ہی ثابت ہوگا کہ وجوہ خمسہ سے اول و سوم و پنجم کا بطلان تو دلائل قاہرہ سے اوپر ثابت ہو لیا اور واضح ہو چکا خود جن سے کلام الٰہی کا اولاً و اصالۃً خطاب تھا یعنی حضور پر نور سید یوم النشور ﷺ، انہوں نے ہرگز اس آیت

۱۔ توضیح تلویح مکتبہ مجتبائی دہلی صفحہ ۱۳۶

سے بعض افراد معینہ یا کسی جماعت خاصہ کو نہ سمجھا اب نہ رہیں مگر وجہ دوم و چہارم یعنی وہ جو قرآن عظیم میں بروجہ اکثر و اوفر ذکر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بروجہ عموم واستغراق تام ہے اسی وجہ معہود کی طرف امام "النّبیین" مشیر ہے تو اس عہد کا حاصل بحمد اللہ تعالیٰ وہی استغراق کامل جو مسلمانوں کا عقیدۂ ایمانیہ ہے یا ذکر جنسی کی طرف اشارہ ہے اور ختم کا حاصل نفی معیت و بعدیت ہے جیسے اولیت بمعنے نفی معیت و قبلیت' تعریفات علامہ سید شریف قدس سرہ الشریف میں ہے۔

الاول فرد لایکون غیرہ من جنسہ سابقا علیہ ولا مقارنا لہ٥

حدیث میں ہے: انت الاول فلیس قبلک شئی وانت الاخر فلیس بعدک شئی(۱) رواہ مسلم فی صحیحہ والترمذی واحمد و ابن ابی شیبة وغیرھم عن ابی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی ﷺ وللبیھقی فی الاسماء والصفات عن ام سلمة رضی اللہ تعالیٰ عنھما عن رسول اللہ ﷺ انہ کان یدعون بھولاء الکلمات اللھم انت الاول فلاشئی قبلک وانت الاخر فلا شئی بعدک(۲) الحدیث تو خاتم النّبیین کا حاصل ہمارے حضور پر نور ﷺ کے ساتھ اور بعد جنس نبی کی نفی ہوئی اور جنس کی نفی عرفاً ولغۃً و شرعاً جملہ افراد ہی سے ہوتی ہے ولہذا لائے نفی جنس صیغ عموم سے ہے جیسے:

لارجل فی الدار ولھذا الا الہ الا اللہ ہر غیر خدا سے نفی الوہیت کرتا ہے' یوں بھی استغراق ہی ثابت ہوا' وللہ الحمد۔

۱۔ مسلم ابن حجاج: مسلم شریف مطبع الطابع کراچی ج۲ ص۳۴۸

۲۔ امام بیہقی' اسماء وصفات مطبوعہ بیروت صفحہ ۱۰

برکاتی پبلشرز کی شائع کردہ مطبوعات

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف
۱۔	آداب السالکین	سید شاہ آل احمد
۲۔	آسان تقریریں	مولانا ظفر احمد قادری
۳۔	الحقوق	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۴۔	اقامۃ القیامہ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۵۔	آداب معاشرت	سید محمد عباس قادری
۶۔	اربعین نبویہ	مولانا شریف کوٹلوی
۷	تاجدار مدینہ	-
۸	اصح التوارخ	اولاد رسول حضرت محمد میاں
۹	اسلام اور شادی	مولانا محمد وارث جمال
۱۰	احکام قربانی	-
۱۱	خطبات رضویہ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۱۲	حی علی الفلاح	ڈاکٹر قمر الحق صاحب
۱۳	چہار انواع	شاہ برکت اللہ
۱۴	جواہر الحدیث	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی
۱۵	پیران پیر	پروفیسر فیاض احمد کاوش
۱۶	سفینہ بخشش	مفتی اختر رضا خان
۱۷	تنبیہ الغافلین اول	امام ابو اللیث سمرقندی
۱۸	تنبیہ الغافلین دوئم	امام ابو اللیث سمرقندی
۱۹	سراج العوارف	سید شاہ ابو الحسین نوری
۲۰	سیرت اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ	مولانا حسین رضا خان
۲۱	شمائل ترمذی	مولانا محمد صدیق ہزاروی
۲۲	فتاویٰ رضویہ دوئم	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۲۳	فتاویٰ رضویہ سوئم	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۲۴	فتاویٰ رضویہ دہم	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۲۵	فلسفہ اور اسلام	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف
٢٦	فتاویٰ امجدیہ دوئم	مفتی امجد علی قادری
٢٧	تمہید ایمان	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
٢٨	تمہید ایمان انگلش	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
٢٩	قرآنی دعائیں	-
٣٠	گنبد خضراء	مولانا یاسین اختر مصباحی
٣١	مقالات قادری	مولانا سعادت علی قادری
٣٢	معراج النبی ﷺ	-
٣٣	مقصود کائنات	حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی
٣٤	موت کا سفر	مفتی خلیل احمد خان برکاتی
٣٥	نورانی مواعظ	علامہ ابوبکر الحصفوری
٣٦	جواہر البرکات	تاج العلماء حضرت سید محمد میاں مارہروی
٣٧	نورانی تعلیم	-
٣٨	نعرۂ رسالت	عبدالحکیم شرف قادری
٣٩	محاسن کنزالایمان	ملک شیر محمد اعوان
٤٠	نوری تقریریں	-
٤١	نورانی زیور	مولانا سید نثار احمد
٤٢	ننگ دین ننگ وطن	پروفیسر فیاض احمد کاوش
٤٣	حقوق العباد	عبدالمصطفیٰ اعظمی
٤٤	فتاویٰ افریقہ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
٤٥	میلاد و قیام کا ثبوت	-
٤٦	انگوٹھے چومے	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
٤٧	دوائے دل	مولانا حسن میاں صاحب
٤٨	فلاح کا راستہ	مفتی محمد احمد نعیمی
٤٩	جنتی زیور	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی
٥٠	حقوق العباد	-
٥١	قرآنی نماز	-
٥٢	تحفہ خواتین	علامہ سید شاہ تراب الحق قادری
٥٣	نماز اور لاؤڈ اسپیکر	حضرت علامہ مفتی قاری محبوب رضا خان صاحب
٥٤	روحانی حکایات	علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف
۵۵	رحمانی قاعدہ	قاری عبدالرحمان شجاع آبادی
۵۶	فضائل درود و سلام	علامہ محمد اعظم سعیدی
۵۷	امام احمد رضا اور رد شیعہ	عبدالحکیم شرف قادری
۵۸	اہلسنت دیوبند کا عرفان	مولانا عبدالوہاب قادری
۵۹	تاریخ خاندان برکات	سید محمد میاں مارہروی
۶۰	روزوں کے مسائل	سید محمد میاں مارہروی
۶۱	حیات شاہ برکت اللہ رحمۃ اللہ علیہ	صاحب زادہ محمد امین میاں برکاتی
۶۲	مجموعہ اوراد و وظائف	-
۶۳	سورۃ یٰسین (ترجمہ کنزالایمان)	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۶۴	عرفان ربانی کی ناطق دلیل	-
۶۵	فضائل و برکات درود شریف	ایک عاشق رسول سنی حنفی
۶۶	فلسفہ موت و حیات	مولانا محمد افضل الرحمٰن قادری
۶۷	کرامات صحابہ کرام	مولانا محبوب رضا خان قادری
۶۸	کبیرہ گناہوں کا عذاب	امام ابواللیث سمرقندی
۶۹	فضائل و برکات درود مع مجموعہ وظائف	ایک عاشق رسول سنی حنفی
۷۰	سیدنا محمد عربی ﷺ نمبر	مولانا ظہیر الدین قادری
۷۱	مقالات کاظمی (اوّل)	حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۲	مقالات کاظمی (دوئم)	حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۳	مقالات کاظمی (سوئم)	حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی
۷۴	حقوق الزوجین	قطب لاہور مفتی عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ
۷۵	ملفوظات مشائخ مارہرہ	ابو حماد مفتی احمد برکاتی
۷۶	مجموعہ اعمال رضا	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۷۷	ندائے یارسول اللہ ﷺ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۷۸	یزید علماء اہلسنت کی نظر میں	-
۷۹	نزہۃ القاری شرح بخاری شریف (اوّل)	مفتی شریف الحق امجدی صاحب
۸۰	نزہۃ القاری شرح بخاری شریف (دوئم)	مفتی شریف الحق امجدی صاحب
۸۱	نزہۃ القاری شرح بخاری شریف (سوئم)	مفتی شریف الحق امجدی صاحب
۸۲	نزہۃ القاری شرح بخاری شریف (چہارم)	مفتی شریف الحق امجدی صاحب

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف
۸۳	نزہۃ القاری شرح بخاری شریف زیر طبع (پنجم)	مفتی شریف الحق امجدی صاحب
۸۴	نزہۃ القاری شرح بخاری شریف زیر طبع (ششم)	مفتی شریف الحق امجدی صاحب
۸۵	نزہۃ القاری شرح بخاری شریف زیر طبع (ہفتم)	مفتی شریف الحق امجدی صاحب
۸۶	مصطفیٰ سے مصطفیٰ حیدر حسن تک	سید آل حسنین میاں
۸۷	مسئلہ آمین	بحر العلوم مفتی عبدالمنان صاحب
۸۸	شرح حدائق بخشش (چھٹی)	علامہ فیض محمد اویسی صاحب
۸۹	شرح حدائق بخشش (آٹھویں)	علامہ فیض محمد اویسی صاحب
۹۰	شرح حدائق بخشش (نویں)	علامہ فیض محمد اویسی صاحب
۹۱	تجلیات امام احمد رضا	مولانا امانت رسول قادری
۹۲	اوراد و ظائف	ـ
۹۳	محبوب مدینہ	حضرت علامہ فیض احمد اویسی غفرلہ
۹۴	فضائل درود شریف	ـ
۹۵	اسلامی گفتگو (اول)	
۹۶	اسلامی گفتگو (دوئم)	
۹۷	مسائل امامت	تاج العلماء سید محمد میاں مارہروی
۹۸	تذکرۃ الاولیاء	حضرت شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ
۹۹	مروج النجا لخروج النساء	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۱۰۰	اتیان الارواح لدیارہم بعد الرواح	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۱۰۱	بدر الانوار	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۱۰۲	ابر المقال	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۱۰۳	روپے کمانے کا جائز طریقہ	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۱۰۴	المبین ختم النبیین	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۱۰۵	غایۃ التحقیق فی امامۃ العلی والصدیق	اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی
۱۰۶	سید الشہداء امام حسین ابن علی	حضرت سید شاہ اولاد رسول مارہروی
۱۰۷	سیرت شاہ غلام محی الدین فقیر عالم برکاتی	حضرت سید شاہ اولاد رسول مارہروی
۱۰۸	علم دین اور علماء کرام کے فضائل	حضرت سید شاہ اولاد رسول مارہروی
۱۰۹	ہدایت پر کون	شاہ غلام محی الدین فقیر عالم برکاتی
۱۱۰	سیرت احسن العلماء حسن میاں برکاتی	صاحبزادہ ڈاکٹر سید محمد امین میاں برکاتی و دیگر

سیدنا
محمدِ عربی
صلی اللہ علیہ وسلم
کی
حیاتِ پاک
ایک نظر میں
قاضی شہید عالم
اعظم گڑھ
برکاتی پبلشرز کراچی
نسب نامہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ
عبدالمطلب
ہاشم
عبدمناف
قصی
کلاب
آمنہ
وہب
عبدمناف
زہرہ
سلسلہ پدری
سلسلہ مادری
بن مرہ، کعب، لوی، غالب، فہر
مالک، نضر، کنانہ، خزیمہ، مدرکہ
الیاس، مضر، نزار، عدنان، جو بیسویں
پشت میں حضرت اسماعیل ذبیح اللہ
بن ابراہیم خلیل اللہ علیہما الصلوٰۃ
والسلام کے فرزند تھے۔
ممتاز اسماء مبارکہ
محمد — احمد — حامد
محمود — مصطفٰے — مجتبیٰ
نور (صلی اللہ علیہ وسلم)
ممتاز خطابات
رحمۃ للعالمین — خاتم النبیین
امام الانبیاء — سید ولد آدم
شفیع المذنبین — طٰہٰ
یٰسین — مزمل — مدثر — صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ کو ہر وقت یاد کریں!

جب کوئی کام شروع کرو تو ——— کہیے بِسْمِ اللّٰہ
جب کوئی کام شروع کرنے کا ارادہ کرو تو ——— کہیے اِنْشَاءَ اللّٰہ
جب کسی چیز کی تعریف کی جائے تو ——— کہیے سُبْحَانَ اللّٰہ
جب کبھی دکھ اور مصیبت میں ہو تو ——— کہیے یَا اَللّٰہ
جب کسی چیز کی سیرت کو اظہار کیا جائے تو ——— کہیے مَاشَاءَ اللّٰہ
جب کسی کے مشکور ہوں تو ——— کہیے جَزَاکَ اللّٰہ
جب سو کے اٹھے تو ——— کہیے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
جب حلف لو تو ——— کہیے وَاللّٰہُ بِاللّٰہ
جب چھینک آئے تو ——— کہیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ
جب کوئی دوسرا چھینکے تو ——— کہیے یَرْحَمُکَ اللّٰہ
جب گناہ سے توبہ کرے تو ——— کہیے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
جب کسی کو خیرات دیں تو ——— کہیے فِی سَبِیْلِ اللّٰہ
جب کسی سے محبت کا اظہار کریں تو ——— کہیے لِحُبِّ اللّٰہ
جب شادی ہو رہی ہو تو ——— کہیے اٰمَنْتُ بِاللّٰہ
جب کسی سے جدا ہو رہے ہوں تو ——— کہیے فِی اَمَانِ اللّٰہ
جب کوئی پریشانی آپہنچے تو ——— کہیے تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہ
جب کسی مصیبت کا خوف ہو تو ——— کہیے نَعُوْذُ بِاللّٰہ
جب کوئی خوشی میسر ہو تو ——— کہیے فَتَبَارَکَ اللّٰہ
جب دعا کی جائے تو ——— کہیے اٰمِیْن
جب موت یا کسی غم کی خبر سنی ہو تو ——— کہیے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

KHANQAH-E-BARKATIA
MAREHRAH SHARIF
Dist. Etah (U.P.) India.

Barkati Publishers, Karachi.

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ
بچّوں کی تعلیم قرآن کے لئے آسان اور مقبول ترین
رحمانی قاعدہ
مؤلف: قاری عبدالرحمٰن شجاع آبادی
مع ضروری قواعدِ تجوید و قرأت از تسہیلُ القواعد
نام
مدرسہ
ناشر
برکاتی پبلشرز
پہلی منزل نیک محمد بلڈنگ
مولجی اسٹریٹ کھارادر کراچی نمبر ۲
کُتب تفسیر، حدیث
فقہ، تاریخ، لُغت
تصوف، ادب، سیرت
اور علمی و اصلاحی
کُتب کا مرکز
ترجمہ قرآن
کنزالایمان
دستیاب ہے

بخاری شریف کی مشہور معروف اور جامع شرح

تحریر مبارک: حضرت علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی صاحب مدظلہ العالی
مبارک پور۔ اعظم گڑھ

جلد اول، دوئم، سوئم اور چہارم منظر عام پر آچکی ہیں
پنجم، ششم اور ہفتم زیر طبع ہیں

برکاتی پبلشرز کراچی